

خُدا کے جلال اور اُس کی نیکی

نمبر 3448

ایک خطبہ

جو بروز جمعرات، 4 مارچ 1915 کو شائع ہوا

مبلغ: سی۔ ایچ۔ سپرجن

مقام تبلیغ: میٹروپولیٹن عبادت گاہ

اور اُس نے کہا، میں تیری منت کرتا ہوں کہ اپنا جلال مجھے دکھا۔ اور اُس نے فرمایا، میں اپنی ساری نیکی تیرے سامنے سے “گزاروں گا اور خُداوند کے نام کو تیرے حضور ظاہر کروں گا؛ اور جس پر رحم کرنا چاہوں گا اُس پر رحم کروں گا، اور جس پر شفقت کرنا چاہوں گا اُس پر شفقت کروں گا۔ پھر اُس نے فرمایا، تُو میرا چہرہ دیکھ نہیں سکتا، کیونکہ کوئی انسان مجھے دیکھ کر زندہ نہ رہے گا۔ اور خُداوند نے کہا، دیکھ، میرے پاس ایک مقام ہے اور تُو اُس چٹان پر کھڑا ہو جانا۔ اور جب میرا جلال تیرے سامنے سے گزرے گا، میں تجھے اُس چٹان کی دراڑ میں رکھوں گا اور جب تک میں گزر نہ جاؤں تجھ پر اپنا ہاتھ رکھوں گا۔ “پھر میں اپنا ہاتھ ہٹا دوں گا اور تُو میری پشت کو دیکھے گا، پر میرا چہرہ نظر نہ آئے گا۔

خروج 23-18:33

اکثر اوقات یوں ہوا ہے کہ خُدا کے نیک بندے جب بڑی آزمائشوں میں گھرے، تو انہوں نے خُدا سے یا تو اُس کی محبت کی کوئی نمایاں نشانی مانگی، یا اُس کی ذات کی خاص مکاشفہ کی درخواست کی تاکہ اُن کے دل تقویت پائیں اور اُن کو حوصلہ حاصل ہو۔ میرا گمان ہے کہ یہاں حاضر بہتوں کے حق میں یہ بات سچ ہے کہ جب اقا نے انہیں بڑے کام یا گہرے رنج میں بلایا، تو اُن کے دل میں یہی آرزو بیدار ہوئی—اُن کی روح نے اُس غیر معمولی فضل کی تمنا کی جو اُس غیر معمولی دکھ کو سنبھال سکے جو اُن پر آ پڑا تھا۔

اگر تم خُدا کے ساتھ اُس خاص قربت سے متمتع ہوتے اور اُس کے جلال کی انوکھی جھلکیں پاتے، تو تمہارا دل گواہی دیتا کہ تب تمہیں سب معاملات اُس کے ہاتھ میں سپرد کرنا سہل ہوتا، اور تم بڑی دلیری سے اپنے آپ کو ثابت کرتے—خدمت میں قوی، جو کچھ کرنا پڑے، اور برداشت میں ثابت قدم، جو کچھ سہنا پڑے۔ وہ دعا، “میں تیری منت کرتا ہوں کہ اپنا جلال مجھے دکھا،” دل کی فطری تڑپ اور روح کی بے ساختہ صدا ہے۔

اگرچہ میں جانتا ہوں کہ ایک گٹھور بے اعتقادی بھی ہوتی ہے، ایک گنہگار بے ایمانی، جو نشان اور عجائب دیکھنے کی طالب ہوتی ہے اور اُن کے بغیر ایمان نہیں لاتی—تو بھی میں یقین کرتا ہوں کہ ایک ایسی پاکیزہ آرزو بھی ہوتی ہے جو مومنوں کے دل میں اس طفلیانہ انگساری سے پھوٹتی ہے، جو خُدا باپ بزرگ پر کامل اعتماد رکھتی ہے؛ جو گناہ نہیں، بلکہ جس کو خُدا قبول کرتا اور عموماً اُس پر فضل سے جواب عطا فرماتا ہے۔

اب ہم تمہیدی باتوں میں زیادہ دیر توقف نہ کریں گے۔ ہمارا متن کچھ طویل ہے اور اس شام کا وقت نہایت محدود۔ سو سب سے پہلے تمہاری توجہ اس امر کی طرف دلاتے ہیں کہ

۱

:- خُدا کا جلال حقیقت میں اُس کی نیکی میں جلوہ گر ہے۔

تم ملاحظہ کرتے ہو کہ جب موسیٰ نے عرض کی، “میں تیری منت کرتا ہوں کہ اپنا جلال مجھے دکھا،” تو اُسے یہ جواب ملا، “میں اپنی ساری نیکی تیرے سامنے سے گزاروں گا۔” پس اے عزیزو! اگر ہم درحقیقت خُداوند کا جلال دیکھ سکتے، تو اُس کے افکار، اُس کے اقوال اور اُس کے اعمال کی لامحدود مہربانی، سب کی سب ایک نصف النہار کی درخشانی میں یکجا ہو کر، بے بیان تابانی سے ہماری نظر پر جلوہ افروز ہوتیں۔

لیکن بے شک، یہ وہ جلال نہیں جو فانی آنکھوں سے دیکھا جاسکے، کیونکہ خُدا رُوح ہے اور اس لیے ہماری کمزور حواس یا ہماری کثیف مادیت سے پہچانا نہیں جاسکتا۔ پھر بھی میں یوں کہتا ہوں کہ اگر خُدا کو انسانی ذہن دیکھ پاتا اور اُس کی کامل صفات ہماری مخلوقانہ فہم پر منکشف ہوتیں، تو ہم جان لیتے کہ اُس کی عظمت کی سب سے بڑی شان اُس کی بے پایاں محبت میں مضمر ہے۔

خُدا محبت ہے۔ یہی اُس کی الہی بستی کی نمایاں خصوصیت ہے۔ اگرچہ ہر کمال اُس میں ہے حد و بے کنار موجود ہے جو فکر و گمان سے بھی بڑھ کر ہے، تاہم جس طرح قوس قزح کے سب رنگ ایک دوسرے میں گھل مل کر ایک ہی نظارہ پیدا کرتے ہیں، “اُسی طرح سب اوصاف کا خلاصہ ان الفاظ میں کیا جا سکتا ہے: ”تیری نیکی۔“

اُس کی نیکی کے بعض عالی شان آثار اور تابندہ پرتیں تخلیق کے کارناموں میں دیکھی جا سکتی ہیں۔ کون شخص جو فراغت سے کھیتوں میں سیر کرے، یا پہاڑیوں اور وادیوں میں متمتع ہو، اور زمین کی زرخیزی، اُس کی ترتیب، اس کے فوائد اور گنجائش کو ملاحظہ کرے، وہ خالق کی نیکی پر شکرگزاری کا دم نہ بھرے؟

کون ہے جو دن یا رات میں، ہماری ان تاریک گلیوں سے آسمان کی طرف نظریں اٹھا کر، اُس کے جھلملاتے جھرمٹوں کو دیکھے، یا اجرام فلکی کی باقاعدہ گردش پر غور کرے، اور خُداوند کی برتر نیکی کا ہیبت ناک تاثر اُس کے دل پر چھا نہ جائے؟ ہاں، ”زمین خُداوند کی نیکی سے معمور ہے۔“ جنگل ”شادمان پرندوں کی سرودخوانی“ سے گونجتے ہیں جو اپنی مسرت خُدا کی سماعت میں بلند کرتے ہیں۔ ہزاروں پہاڑیوں کے مویشی اُس کی حمد میں رَمہ کرتے ہیں، اور بے شمار پروں والے کیڑے خوشی میں گنگناتے ہیں۔ یہ جہاں اُس کا مقدس ہیکل ہے، جس میں ہر چیز اُس کے جلال کی گواہی دیتی ہے۔

میں بھی دیکھ سکتے ہیں۔ انسانی تاریخ بڑی حد تک اُسی الہی (Providence) اُس کی نیکی کی کچھ جھلکیاں ہم تدبیر الہی محبت کے صحیفے کے ورق ہیں جو ایک ایک کر کے کھلتے ہیں۔ اُس چاندی کی ڈوری کی مانند جو انسانی حالات کی بُنی ہوئی چادر میں مسلسل چلتی ہے۔

تاہم اے میرے بھائیو! یہ تو محض جھلکیاں ہیں، کیونکہ افسوس! تخلیق میں (اور تدبیر میں بھی) ہم خُدا کی ہیبت اور عدالت کے آثار بھی دیکھتے ہیں، جتنے کہ اُس کی نیکی کے۔

زلزلے شہروں کو نگل لیتے ہیں۔ طوفان نہ صرف آدمیوں کے اموال کو، بلکہ خود مالکوں کو بھی خس و خاشاک کی طرح اڑا دیتے ہیں۔ جہاز اُتے دن غرق ہوتے رہتے ہیں اور سمندر ایک وسیع قبرستان بنا ہوا ہے۔ ہلاکت خیز قحط سر اٹھاتے ہیں۔ مہلک امراض نکل کھڑے ہوتے ہیں اور اپنی راہ میں کمزور انسانوں کو کاٹ ڈالتے ہیں۔

خُداوند عالم یقیناً مہیب ہے، لیکن بلاشبہ وہ نیک بھی ہے۔ اُس کے فیصلے ناقابل تلاش ہیں۔

پھر کیا؟ لازم ہے کہ ہم اُس کی پرستش ہمیشہ نہ صرف مسرت سے، بلکہ سپردگی سے بھی کریں، نہ صرف شکرگزار نغمہ سے، بلکہ ساکت حیرت سے بھی۔

تم مجھے خُدا کی ساری مخلوق پر اُس کی نیکی کے قصے سناؤ۔ مجھے ان حقیر کیڑوں سے بھی کہو جو اُس کی بے پایاں شفقت کی دھوپ میں رقص کرتے ہیں۔ اور میں تمہیں کہتا ہوں کہ وہ قدرت میں بھی عظیم ہے۔ اُس کی راہیں ہماری نظر سے پوشیدہ رہتی ہیں۔

کیونکہ ایک سرد ہوا، ایک یخ بستہ کہر میں، ایک ہی شب میں کروڑوں کروڑ مخلوقات یک قلم ہلاک ہو جاتی ہیں۔ سو دیکھو، خُدا کی نیکی اور اُس کی سختی دونوں کو! تخلیق میں یا تدبیر میں، زندگی کی پرورش کرنے والی شفقت اور زندگی کو معدوم کرنے والے جلال کے درمیان وہ توازن ایسا قائم ہے کہ ہم صرف اجمالی نظر یا باریک مشاہدہ سے اُس کی نیکی کی جھلک پا سکتے ہیں۔

لیکن خُدا کی نیکی کا کامل اظہار اُس کے فضل کے عمل میں، یعنی انسان کی نجات میں محفوظ رکھا گیا ہے۔ تم پوچھتے ہو کہ ہمارا خُداوند نجات دہندہ انسان پر اپنی مہربانی اور محبت میں کہاں ظاہر ہوا؟ اس کا جواب یہ ہے: ”نہ کہ راستبازی کے کاموں کے سبب سے جو ہم نے کئے، بلکہ اپنی رحمت کے موافق اُس نے ہمیں بچایا نئے پیدائش کے غسل اور رُوح القدس کی تجدید“ سے، جو اُس نے یسوع مسیح ہمارے منجی کے وسیلہ سے ہم پر افراط سے نازل فرمایا۔

یہاں صلیب پر، اُس عہد کے خون میں، یہوہ اپنی نیکی کو اُس کے سب سے الہی روپ میں ظاہر کرتا ہے۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں کہ خُدا اپنی مخلوق سے نیک ہو، لیکن یہ کہ وہ گناہگار مخلوق سے نیکی کرے، اُس کے جلال کو اور بھی عجیب روشنی میں نمایاں کرتا ہے، اور ہماری شکرگزاری کو بے حد و بے حساب بڑھا دیتا ہے۔

یہ کہ اُس نے نجات کا منصوبہ بنایا، یہ کہ اپنے بیٹے کو اُس مقصد کی تکمیل کیلئے دے دیا، یہ کہ اُس کا رُوح القدس آسمانوں کو چیر کر زمین پر اُترا اور اُس کے لوگوں کے دلوں میں قیام پذیر ہوا تاکہ اپنی مرضی کی بھلائی پوری کرے—یہی اصل نیکی ہے۔

اگر زمین ایک مقدس بیکل ہے—تو اُس کی کھڑکیاں بہت کم اور تنگ ہیں، اور اس میں وہ نور داخل ہوتا ہے جو خُدا کے فضل کے بیکل میں ہر سمت سے پھیلتا ہے۔ بلکہ وہ تو ایک عظیم موتی کی مانند ہے جس کا نور اندر سے جھلکتا اور زمین و قوموں کو اپنے جلال کی ضیا سے روشن کرتا ہے۔

اگر تم خُدا کی نیکی کو اُس کی خالص ترین شفقت میں دیکھنا چاہتے ہو، تو تمہیں قدس الاقداس میں آنا ہوگا، اُس پاک مقام میں جہاں وہ اپنے لوگوں کے دلوں میں بستا ہے جو زندہ خُدا کا زندہ بیکل ہیں۔ اُن سب کی تجرباتی شہادت اس امر کی گواہ ہے جو اُسے جانتے ہیں۔

تاہم یوں معلوم ہوتا ہے کہ فضل کے اِس ظہور میں خُدا کی نیکی ایک خاص نور میں منکشف ہوتی ہے۔

ایک اور صفت بھی اس کے ساتھ ملی ہوئی ہے۔ مجھے اجازت دو کہ یہ آیت تمہارے سامنے پڑھوں میں اپنی ساری نیکی تیرے سامنے سے گزاروں گا اور خُداوند کے نام کو تیرے حضور ظاہر کروں گا؛ اور جس پر رحم کروں گا۔“ اُس پر رحم کروں گا، اور جس پر شفقت کروں گا اُس پر شفقت کروں گا۔

تم یہاں دیکھتے ہو کہ اگرچہ خُدا کی نیکی اُس کا جلال ہے، تاہم اُس کی نیکی کا جلال خاص اُس کی حاکمیت میں جلوہ گر ہے۔ اور اس جملے سے اور کیا مراد ہو سکتی ہے: ”میں جس پر رحم کرنا چاہوں گا اُس پر رحم کروں گا، اور جس پر شفقت کرنا چاہوں گا اُس پر شفقت کروں گا۔“ خُدا کسی پر رحم کرنے کا پابند نہیں، اور وہ اپنی اس حق پر خاص غیرت رکھتا ہے کہ جس پر چاہے اپنا فضل بخشے۔

کیا میں اپنی ملک سے اپنی مرضی کے موافق تصرف نہ کروں؟“ یہی سوال معلوم ہوتا ہے کہ عالمِ اعلیٰ کا مالک بار بار پوچھتا ہے۔ وہ رحم کرے گا، مگر ایسا کرے گا کہ اس کے مطلق اختیار کی شان نمایاں ہو۔ اُس کا ہر فضل کا عمل اُس کے خودمختار حق کا اظہار ہے—یہ کسی کا حق نہیں بلکہ محض فضل ہے—پس کوئی بشر اُس کے حضور فخر نہ کرے۔

مخلوق اپنے خالق سے یہ نہ کہے: ”تو نے مجھے ایسا کیوں بنایا؟“ کسی آدمی کو یہ حق نہیں کہ اُس کی حاکمیت پر معترض ہو یا پوچھے: ”تو نے یہ نعمت مجھ سے کیوں روکی یا کسی دوسرے پر کیوں بخشی؟“ اُس کے حکم کے خلاف کوئی اپیل نہیں۔“ میں جس پر رحم کرنا چاہوں گا اُس پر رحم کروں گا، اور جس پر شفقت کرنا چاہوں گا اُس پر شفقت کروں گا۔

مجھے معلوم ہے کہ خدائے قادر مطلق کی اس حاکمیت کی صفت بہتوں کو حسین نظر نہیں آتی۔ آہ! کاش ان کی آنکھوں پر آسمانی مرہم لگتا اور وہ بہتر دیکھتے۔ اس حقیقت کی برہنہ عظمت پر الزام نہیں لگایا جا سکتا—خطا آنکھوں میں ہے—پس اُن آنکھوں کو شرمندہ ہونا چاہئے جو اس کی درخشانی کی زیادتی سے چکاچوند ہو کر اندھی ہو جاتی ہیں، کیونکہ خُداوند خُدا ہے۔ وہ اپنے کام کا کسی سے حساب نہیں دیتا۔ خُداوندِ اعلیٰ آسمان کی فوجوں اور زمین کے باشندوں میں جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے۔ اُس کے نام کو جلال ہو۔

ہم میں سے بعض نے اس صفت سے محبت کرنا سیکھا اور اس میں خوشی پائی ہے۔ ہم خُدا کا شکر کرتے ہیں کہ وہ بادشاہ ہے۔ اُس کی مطلق حاکمیت ہمیں عزیز ہے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ وہ اس قدر حکیم ہے کہ خطا نہیں کر سکتا اور اتنا نیک ہے کہ ہمہری نہیں برت سکتا۔ اس لیے ہم کہتے ہیں: ”تیری مرضی زمین پر بھی ویسی ہی ہو جیسے آسمان پر ہوتی ہے“—اور ہر بات میں اُس کے مقاصد پورے ہوں—کیونکہ جب ہم اُس کے آگے جھک جاتے ہیں تو اُس کے دل کے سارے ارادے ہمارے حق میں ہوتے ہیں، اور جب ہم اُس کی مخالفت کرتے ہیں تو اُس کے سب احکام ہمارے خلاف صف بستہ ہو جاتے ہیں۔

پس مخلوق اپنے خالق سے حساب نہ مانگے۔ تابع اپنے جائز آقا سے باز پرس نہ کرے۔ اور شاگرد کو اپنے استاد کی تعلیم پر اعتراض نہ ہو۔ تاہم یہ نہیں کہ ہمیں اس ایک صفت کو اس قدر گھور کر دیکھنا چاہئے کہ اس کی چمک سے ہماری آنکھیں اتنی خیرہ ہو جائیں کہ ہم قادر مطلق کی باقی صفات نہ پہچان سکیں۔ اُس کی سب کمال صفات باہم ہم آہنگ ہیں—ان میں کوئی بھی دوسری سے متصادم یا مخالف نہیں۔

خُدا جس پر چاہے رحم کرے گا، لیکن وہ ہمیشہ اپنی حاکمیت کو عدالت کے لحاظ سے استعمال کرتا ہے۔ وہ کسی انسان کے ساتھ بے انصافی نہیں برتتا۔ عدالت میں وہ بے طرف ہے۔ گم گشتہ روحوں میں سے کوئی بھی کل عالم کے منصف پر جانبداری کا الزام نہ لگا سکے گا۔ اُن کے فیصلے کی راستی مجرم اور دشمن دونوں کے لئے روشن ہوگی۔ بغیر کسی تعصب یا نفرت کے آسمان اُس کی صداقت کا اعلان کریں گے، اور خود جہنم بھی اُس کی عدالت کے عدل پر انگلی نہ اٹھا سکے گی۔

اور خُدا اپنی حاکمیت کو حکمت کے برخلاف بھی استعمال نہیں کرتا۔ اُس نے ایک قوم چن لی، اور یہ انتخاب اُس نے اُن کی کسی خوبی کے باعث نہ کیا، مگر یقین رکھو، اُس کا چناؤ حکیمانہ تھا۔ اگر ہمیں زیادہ حکمت عطا ہوتی تو ہم سہل ہی دیکھ لیتے کہ خُدا

کا چناؤ نہ صرف فضل پر مبنی بلکہ نہایت بصیرت والا ہے۔ وہ نابینا نہیں کہ اُس کے دل کا مشورہ بے ترتیب تغیر یا کسی اندھے مقدر سے بگڑ جائے۔

اگرچہ ہم ”کیوں“ اور ”کس لیے“ نہ سمجھ سکیں، تو بھی ایک سبب ضرور ہے جس کو ظاہر کرنا اُسے پسند نہ آیا۔ پس ہمیں زیب نہیں دیتا کہ اپنی فہم کی حدوں سے باہر کی باتوں میں تجسس کریں۔ اور اُس کے فیصلے کی تہ تک نہ پہنچ سکنے پر محض خود رائی سے اُسے بے جا کہہ ڈالیں۔

ہمارا خود مختار خُداوند بے شک اپنی مرضی کے موافق عمل کرتا ہے، لیکن یاد رکھو وہ اپنی مرضی کے مشورے سے عمل کرتا ہے، یعنی پیش اندیشی، تدبیر اور سب نتائج کے علم کے ساتھ۔ اور خُدا کی یہ خود مختار پسند کبھی اُس کی نیکی سے الگ نہیں۔ وہ بے نہایت مہربان، بے پایاں محبت کرنے والا اور بے انتہا رحیم ہے۔ اُس کا چناؤ اُس کے فضل کو جو وہ بخشتا ہے، اُس ترس کو جو وہ رکھتا ہے اور اُس محبت کو جو وہ ظاہر کرتا ہے، اور زیادہ نمایاں کرتا ہے۔

کچھ واعظوں نے اس تعلیم کو یوں پیش کیا کہ گویا اُنہیں خُداوند کو ایک سخت گیر حاکم دکھانا پسند ہے جس سے ڈرا جائے نہ کہ جس کی تعظیم کی جائے۔ اُس کے کمال کردار کے ایک ہی پہلو کو بڑھا چڑھا کر یا باقی صفات کو اُن کی نسبت میں بیان نہ کر کے، انہوں نے اُس کا جمالی خاکہ نہ کھینچا بلکہ ایک ناقابلِ برداشت تصویر بنا ڈالی۔

یوں اُس کی مطلق بادشاہی کو بعض نے اس قدر خوفناک بنا ڈالا گویا وہ ایک جابر فرمانروا ہے جو اپنی ہی قوت سے اُن مخلوق کو روندتا ہے جن کو وہ درحقیقت اپنی قدرت سے سنبھالے ہوئے ہے۔ لیکن جان لو کہ خُداوند نیک ہے، اُس کی نرمی ساری مخلوق پر ہے اور اُس کی رحمت ابد تک قائم ہے۔ اگرچہ وہ اپنی اعلیٰ خود مختاری میں فرماتا ہے: ”میں جس پر چاہوں گا رحم کروں گا،“ تو وہ پھر یہ بھی فرماتا ہے: ”قسم ہے میری حیات کی، خُداوند فرماتا ہے کہ مجھے اُس کی موت میں کچھ خوشی نہیں،“ بلکہ یہی چاہتا ہوں کہ وہ میری طرف رجوع کرے اور زندہ رہے۔

،ہتمامی انکساری و اجلال

یہ رہا آپ کے بیان کردہ اقتباس کا اردو ترجمہ، مقدس کتاب کے لہجے اور فصیح، بائبلِ اسلوب کے ساتھ، جیسا کہ وین ڈائک بائبل کی طرز پر ہے

وہ چاہتا نہیں—جیسا کہ وہ خود اعلان فرماتا ہے—کہ گنہگار ہلاک ہو۔
لامحدود رحم اُس کی ہے مثالِ حاکمیت کے خلاف نہیں۔
کیا تُو مجھ سے کہتا ہے کہ میں تجھے یہ دکھاؤں؟
نہیں، میں یہ نہیں دکھا سکتا—یہ خُدا ہی ہے جو تجھے دکھا سکتا ہے۔
میں کون ہوں کہ لامحدود کو آشکار کرنے کی جسارت کروں؟
تُو خود اُس کے حضور جا، اور یہ دعا کر: ”اپنا جلال مجھے دکھا“؛
اور تُو دیکھے گا کہ اُس کی نیکی اُس کی حاکمیت میں یوں منور ہے
—جیسے نور کا شعلہ کسی شے کو مزید تاباں کر دے
کبھی اُسے گہنا نہیں دیتا، بلکہ ہمیشہ اس کا جمال بڑھاتا ہے۔

بہر حال، اے عزیزو! یہ تعلیم اتنی صاف و شفاف ہے کہ توجہ کو روک نہیں سکتی۔

میں تم سے منت کرتا ہوں کہ اِسے رد نہ کرو۔

مجھے معلوم ہے کہ یہ بات بعض لوگوں کو غضبناک کر دیتی ہے

لیکن میں یہ بھی جانتا ہوں کہ

اکثر اُن کے لیے یہی غصہ باعثِ برکت ثابت ہوا

،جب حق تلخ ہو کر بھی روشن تر ہو

کیونکہ اگر خُدا کے تیر اُن کے ضمیر میں پیوست ہو جائیں

،اور اُنہیں زخمی کریں

تو بعد ازاں شفا بھی عطا ہوگی۔

جو بات آدمی کو غفلت کی نیند سے جگائے

،اور اُسے سوچنے پر مجبور کرے

وہی اصل میں نافع ہوتی ہے۔

اگرچہ یہ تعلیم تیرے راستہ میں ایک ٹھوکر کی مانند ہو
تو بھی یہ اُن افکار میں سے ایک ہے
جو اکثر آدمی کو آسمان کی عظمت کے سامنے زانو پر لے آتی ہے۔

آہ! لیکن یہاں اس زمین پر
اچھے سے اچھا آدمی بھی
خُدا کی نیکی اور حاکمیت کے اس جلال کو
محض جزوی طور پر ہی دیکھ سکتا ہے۔
موسیٰ، اگرچہ نہایت مقبول اور بابرکت ٹھہرا
—تو بھی اُسے صرف اک جھلک عطا ہوئی
وہ خُدا کی پوشاک کے کنارے دیکھتا ہے
چہرہ نہیں دیکھ سکتا۔

تاہم بجا کہا گیا کہ یہی موسیٰ
پھر کوہ تجلی پر
یسوع مسیح کے چہرے میں
خُدا کا جلال دیکھنے پایا۔

”جو تُو اب نہیں جانتا“
”وہ تُو بعد میں جانے گا۔“
یہاں تُو جزوی طور پر ہی جان سکتا ہے
—لیکن بہت جلد—اور آہ! کس قدر جلد
تُو جانے گا جیسے تُو جانا گیا ہے۔
پروردہ جلد چاک ہوگا، اے میرے بھائیو
اگر ہم نے یسوع پر ایمان لایا ہے
تو ہم میں سے سب سے چھوٹا بھی
جلد اُن سب سے زیادہ دانا ہو جائے گا
جو ابھی ویرانے میں پیچھے رہ گئے ہیں۔

ہم اُس تخت کے سامنے کھڑے ہوں گے
جو آگ میں دہکتے ہوئے
شیشے کے سمندر پر قائم ہے
اور اپنی سونے کی کلونسیاں
اُس ازلی ہستی کے قدموں میں ڈالیں گے
اور اُس لامحدود ذات کو دیکھیں گے
اور اُسی کے دیدار میں جلال پائیں گے۔

یوں ہم نے کوشش کی
کہ تمہیں دکھائیں کہ خُدا کا جلال
اُس کی نیکی اور اُس کی خودمختار حاکمیت میں مضمر ہے۔

II

۔ اُس کا جلال سب سے زیادہ واضح چٹان کی دراڑ میں نظر آتا ہے۔

بصدِ توقیر و خشیتِ ربانی

موسیٰ کو چٹان کی دراڑ میں رکھا گیا۔
یقیناً میں کسی حقیقی واقعہ کو سرسری لیتا یا مقدس بیان کو محض خیال آرائی سے روحانی رنگ دیتا نہیں جب میں رسول
پولوس کی زبان اختیار کر کے کہتا ہوں
”وہ چٹان مسیح تھی۔“

اگر وہ چٹان جس سے بنی اسرائیل نے پیا مسیح تھی،
تو یقیناً یہ چٹان کی دراڑ، یہ چٹان کا پھٹنا
اور اُس سے اڑ اور پناہ حاصل کرنا بھی
ہمارے خُداوند یسوع مسیح کا سچا نمونہ تھا۔

اے عہدِ ابدی کی چٹان! جو میرے لیے شگاف ہوئی
”مجھے اپنے اندر چھپا لے۔“

یہ کوئی شعری افسانہ نہیں، نہ ہی انسانی دماغ کی اختراع۔
یہ کامل حقیقت ہے کہ یسوع وہ چٹان کی دراڑ ہے
جس میں ہم اُس وقت قیام کرتے ہیں
جب ہم مسیح یسوع میں خُدا کے حضور آتے ہیں۔
”یہیں ہم خُداوند پہوہ کی نیکی اور اُس کی حاکمیت پر نظر ڈال سکتے ہیں
اور اُس جلالی منظر کا مشاہدہ کر سکتے ہیں
جو اور کہیں ہمیں اتنی کمال کی حالت میں نہ دکھائی دے۔“

مسیح کے بغیر، انسان خُدا کی حقیقی نیکی کو نہیں پہچانتا۔
بعض واعظوں کی زبانی جو نیکی کا بیان سننے میں آتا ہے
اُس کی حقیقت صرف یہی رہ جاتی ہے
کہ آدمیوں کے گناہ محض اتنی معمولی باتیں ہیں
کہ خُدا انہیں مخلوق کی کمزوری سمجھ کر
بالکل نظر انداز کر دے گا۔
یا اگر وہ خطاکاروں کو سزا بھی دے گا
”تو فقط نرم تادیب ہوگی
—کوئی غضبناک قہر نہ ہوگا
اور وہ بھی چند روزہ
جس کے بعد یا تو وہ نابود ہو جائیں گے
یا شاید کسی عام بحالی کے ذریعے ہمیشہ کی زندگی میں داخل ہو جائیں گے۔“

گناہ کو اس قدر غیر سنجیدگی سے لیا جاتا ہے
کہ انسانوں کے دلوں میں اُس کی قباحت کا احساس باقی نہیں رہتا
اور وہ یہ گمان کرنے لگتے ہیں
کہ خُدا کی نظر میں اس کا کچھ خاص وقعت نہیں۔
وہ تو اس قدر بھلا اور کریم ہے
کہ اپنی مخلوق کی کوتاہیوں پر سختی نہ کرے گا
جنہوں نے فقط اپنی طبیعت کی پیروی کی
اور اُس کی شریعت کو پامال کیا۔
”اُن کی اصلیت جان کر
وہ اُن پر ترس کھاتا ہے
گویا بدکرداری محض بیماری ہے
اور جرم محض حادثہ۔“

اے میرے دوستو
ان سب مغالطوں سے خبردار رہو۔
ایسی نرم دلی نیکی نہیں۔
حق یہ ہے کہ یہ اُس کی ضد ہے۔
نہ اس میں کوئی راستی ہے نہ بھلائی۔

نرا ایک قانون ساز یا قاضی کا حال لو
جس کا احساس انصاف کمزور ہو
اور جس کی رقتِ قلب اُسے جرم کی مذمت سے باز رکھے

—اور مجرم کو سزا سنانے سے روکے
کیا تم اُسے قابلِ تعریف جانو گے؟

فرض کرو کوئی مجسٹریٹ عدالت میں یوں بولے
ہاں، یہ سچ ہے کہ اس شخص نے ایک گھر میں نقب لگائی”
،خادم کو مارا
مالک کو قتل کیا
اور مال لوٹ لیا۔
،ثبوت بالکل واضح ہیں
لیکن کچھ ہلکے پہلو بھی ہیں۔
اسے تھوڑا سا روپیہ درکار تھا
ورنہ وہ ایسا نہ کرتا۔
بیچارا! پیسے نے اُسے بہکایا۔
کیوں نہ اس معاملے کو نرم نظر سے دیکھیں؟
کیا روپیہ ایسی شے نہیں
جو سب پانے کو بیتاب ہیں؟
کیا ہم سب آزمائش میں نہیں پڑتے؟
اُسے قید نہ کرو۔
—سزائے موت کا ذکر بھی نہ چھیڑو
کیا تم خود پھانسی چڑھنا پسند کرو گے؟
،بس اسے تنبیہ کرو
،اسے آزادی دو
“اور آئندہ کی اچھی زندگی کی امید سے دلاسا دو۔

کیا تم اس نرالی خیر سگالی کو
سچی نیکی سمجھو گے؟
جب ڈاکہ زنی کو محض چھوٹی بدی کہا جائے
اور قتل کو حادثہ بنا کر ٹالا جائے
تو کیا تم یہ پسند کرو گے
کہ یہی خونچکاں مجرم تمہارے پہلو میں
اس عبادت گاہ میں بیٹھے؟
کیا تم اسے رات کو اپنے گھر میں سلا لینا چاہو گے؟
کیا تمہاری فراخدلی اُسے گرم جوش استقبال بخشے گی؟

نہیں، ہم کہیں گے
کہ قاتل سے نرمی کرنا
قوم پر ظلم کرنا ہے۔
گناہ کو حقیر سمجھنے والی خوش طبعی
معاشرے پر زیادتی ہے۔
ایسے سفاک مجرموں کو چھوڑ دینا
ان قلعوں کو ڈھا دینا ہے
جو ہمیں بے رحم لوگوں سے محفوظ رکھتے ہیں۔

اور ایک اور مثال لو:
اگر میں ہالینڈ میں کسی شخص کو دیکھوں
جو بندھ باندھنے والی دیواروں کو کھود رہا ہو
—تاکہ سمندر کا پانی روکنے والی مٹی لے جائے
:شاید میں ناواقفیت میں اس کی مزاحمت کو برا سمجھوں
کیوں نہ وہ کچھ مٹی لے جائے
تاکہ اس کا صحن بہتر ہو؟
کیا حرج ہے اگر وہ ایک تھیلا بھر کر لے جائے؟

لیکن اب جب مجھے اُس انجام کا علم ہے
میں کہوں گا
—وہ سمندر کو اندر آنے دے گا—
وہ بندھن کو توڑ دے گا۔
یہ برداشت نہیں کیا جا سکتا۔
یہ جرم اتنا سنگین ہے
کہ اس پر رحم کرنا
”ہمسائیوں پر ظلم ہوگا۔“

تو پھر، اے میرے عزیز دوستو
کیا کل زمین کا منصف حق پر مبنی فیصلہ نہ کرے گا؟
کیا تم اُس پر ایسی بے جا نرمی تھوپنا چاہو گے
جو اُس کی کمزوری کی دلیل ہو
نہ کہ اُس کے کردار کی قوت؟

—نہیں
ایسا کوئی بے حسی یا بے اعتنائی
یا حق و ناحق کی پروا نہ کرنا
عالی مرتبت حاکم مطلق کے نظام میں نہیں پائی جاتی۔

حتیٰ کہ خُدا کی وہ رحمت
جو مسیح میں ظاہر ہوئی
اور کتاب مقدس میں لکھی گئی
وہ بھی حکیم اور امتیاز بخش ہے۔
وہ اتنا ہی سخت ہے
گویا اُس میں نرمی کا شائبہ نہ ہو
اور اتنا ہی شفیق
گویا اُس میں سختی نہ ہو۔
اُس کا انصاف اُس کی رحمت سے کبھی ماند نہیں ہوتا
اور اُس کی رحمت اُس کے انصاف سے کمزور نہیں
بلکہ اور زیادہ درخشندہ ہو جاتی ہے۔

ہرگز، میں تم سے التماس کرتا ہوں
یہ نہ سمجھو کہ آدمی خُدا کی نیکی کو سمجھ سکتا ہے
جب تک وہ یسوع مسیح کو نہ دیکھے۔
جب وہ اُسے صلیب پر مصلوب دیکھے گا
—تب سمجھے گا کہ وہ گناہ کو کیسے معاف کرتا ہے
—لیکن کفارہ دیے بغیر نہیں
—اور خطا کو کیسے دور کرتا ہے
لیکن شریعت کی تکمیل اور جلالی تعظیم کے بعد
جو اُس کے اکلوتے بیٹے کے دُکھ سہنے سے ہوئی۔

—وہ بدی کے بندھ کھول کر گناہ کی نہریں آدمیوں پر نہیں چھوڑتا
وہ ایسا بھلا ہے کہ یہ ہرگز نہ کرے۔
وہ اپنی مدد ایک قادر پر رکھتا ہے
اور گنہگار کے کفارہ دینے والے پر اپنا قہر پورا کر دیتا ہے۔

اُس کی نیکی کو کبھی نہ دیکھو گے
جب تک مسیح میں نہ چھپ جاؤ۔

اور کوئی انسان خُدا کی خودمختار حاکمیت کو برگز درست طور پر نہ دیکھے گا
 جب تک وہ چٹان کی دراڑ—یعنی یسوع مسیح—میں داخل نہ ہو۔
 ،میں عہد فضل کی عالی تعلیمات سے بے حد محبت رکھتا ہوں
 بلکہ ایمانداری سے اعتراف کرتا ہوں کہ اُن پر دل و جان سے ایمان رکھتا ہوں؛
 لیکن ایک بات کا مجھے کامل یقین ہے
 ،باپ نے اپنے لوگوں کے بارے میں جو کچھ بھی مقرر کیا
 ،اور جو برکات اُس نے اپنی رعیت کو عطا کیں
 وہ سب اُس کے محبوب فرزند کی ذات میں بخشی گئیں۔

تاہم، میں آسمان کے نیچے
 اس سے بڑی کوئی بلا نہیں جانتا
 :جس کا نام ہے
 اونچی تعلیمات کی منادی
 ،بطور خشک الہی نظام
 ،یا اندھے جبری تقدیر کے عقیدے کی تبلیغ
 اُن لوگوں کے ذریعہ
 جن کے دل اُس واحد درمیانی شخص پر قائم نہیں
 ،جسے خُدا نے مقرر کیا
 یعنی وہ مبارک فدیہ دہندہ
 جسے اُس نے ہمارا نمائندہ ٹھہرایا۔

!افسوس! وہ خُدا کو بطور اخلاقی حاکم کیسا بگاڑ کر پیش کرتے ہیں
 کس قدر وہ انجیل کو بگاڑتے ہیں
 !جسے خُدا نے بنی آدم کے لیے خوشخبری کے طور پر بھیجا
 وہ جس محبت کا ذکر کرتے ہیں
 وہ ناپسندیدہ دکھائی دیتی ہے؛
 اور جس رحمت کا وہ اعلان کرتے ہیں
 وہ بے کشش محسوس ہوتی ہے۔
 ،وہ فضل کے نغمے گاتے ہیں
 !لیکن رد کیے جانے کی دُھن پر

لیکن مسیح یسوع میں
 تو تُو دیکھ سکتا ہے
 ،کہ حاکمیت کس طرح شفقت سے ہم آہنگ ہے
 اور وہ قوی مرضی جو ناقابلِ تغیر ہے
 کس طرح اُس خوشنودی کے ساتھ چلتی ہے
 جس میں کسی سے دشمنی نہیں۔
 ،خُداوند بادشاہ ہے
 لیکن اُس کے ہاتھ میں چاندی کا عصا ہے؛
 ،وہ اپنے احکام پورے کرتا ہے
 ،مگر وہ احکام سخت نہیں
 ،کیونکہ مسیح اُس عہد کا پیامبر ہے
 اور وہ ہر اُس جان کو قبول کرنے کو تیار ہے
 جو اُس کے حضور بوجھل دل سے رحم کے لیے آئے۔

اب میں اور عرض کرتا ہوں کہ
 انجیل کی بخششوں اور مسیح کی نعمتوں میں
 ہم خُدا کی نیکی کو دیکھتے ہیں۔
 تو خُدا کی نیکی کو کبھی ویسے روشن نہ دیکھے گا
 :جیسے اُس حقیقت میں
 خُدا نے اپنے بیٹے کو دیا۔“

خُدا نے دُنیا سے ایسا پیار رکھا”
— کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا
— کیا بخشا؟

کیا اپنی محبت کی علامت بخش دی؟
کیا وہ ہوا دی جسے ہم سونگھتے ہیں؟
کیا وہ زمین کے پھل دیے جن سے ہم سیر ہوتے ہیں؟
کیا وہ پھول دیے جو ہماری آنکھوں کو بھاتے ہیں؟
کیا وہ شاندار سورج بخشا
جو آسمان میں روشن ہے؟
یقیناً یہ سب اُس کی فیاضی کی نشانیاں ہیں
لیکن سب علامتیں اِسی ایک میں آ جاتی ہیں
خُدا نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا”
تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے
ہلاک نہ ہو
بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔“

یہ انجیلِ بشارت ہر جگہ اعلان کرتی ہے
کہ جو کوئی مسیح پر ایمان لاتا ہے
وہ مجرم نہیں ٹھہرتا۔
یہی ہے خُدا کی حیرت انگیز نیکی
— چند لفظوں میں

!ایک جملے میں لامحدود معنی سمائے ہوئے ہیں
— وہ تمام برکات جو خُدا نے مسیح میں ہمیں عطا کیں
جن میں رُوح القدس بھی شامل ہے
— جو سب کچھ ہمیں پہنچاتا ہے
اُس کی نیکی کی دولت کو ظاہر کرتی ہیں۔

زمین کی برکتیں نیچے کے چشمے ہیں
اور وہ اکثر اُس مٹی سے آلودہ ہو جاتی ہیں
جس سے گزر کر آتی ہیں؛
لیکن آسمانی برکتیں اوپر کے چشمے ہیں
،جو عرشِ اِزلی سے پھوٹتے ہیں
،لامتناہی اور پاک
اور اُنہیں پاک اور لافانی بنا دیتے ہیں
— جو اُن سے پیتے ہیں
تاکہ وہ کبھی نہ مریں۔

مسیح میں تُو خُدا کی خودمختار حاکمیت کو یوں دیکھ سکتا ہے
جیسے کبھی نہ دیکھی تھی۔
آہ! مجھے خوشی ہے
— کہ مسیح بادشاہ ہے
— کہ وہ تمام زمین پر سلطنت کرتا ہے
کہ خُدا نے سارا اختیار
اُس کے ہاتھوں میں دیا
،جو ہمارا بھائی ہے
جو ہماری کمزوریوں میں شریک ہوا۔

،یعقوب کے بیٹے فرعون کے پاس نہ جا سکتے تھے
لیکن کیا مبارک خبر تھی جب کہا گیا
— ”یوسف کے پاس جاؤ“
کیونکہ وہ اپنے بھائی کے پاس جانے سے نہ گھبراتے۔

اور اب زمین پر
ایک درمیانی بادشاہت قائم ہے
جس کا سر فقط مسیح ہے۔
اور کون ہے
جو اُس سے بہتر بادشاہ اور پیشوا چاہے؟
ہم اُس کے ہاتھ میں اختیار کو بخوشی سونپ سکتے ہیں
، کیونکہ وہ کامل حکمت
لامحدود نیکی
اور بے پایاں فضل کا مالک ہے۔

آہ! ہم کس قدر خوش ہیں
کہ خُداوند سلطنت کرتا ہے
اور مسیح یسوع
—اپنی کلیسیا کے لیے ہر چیز پر سربراہ ہے
—وہ بادشاہوں کا بادشاہ اور خُداوندوں کا خُداوند ہے
جیسا کہ قدیم کلام میں لکھا ہے
”تو نے اپنے بادشاہ کو“
”صیون کی مقدس پہاڑی پر بٹھایا ہے۔“
مسیح میں
خودمختاری اور نیکی
دوپہر کے سورج کی طرح چمکتی ہیں۔

!اور اب، اے میرے عزیز سامعو
میں تمہیں یاد دلاتا ہوں
کہ خُدا کا خودمختار فضل
تمہارے لیے سنائی جانے والی انجیل میں بھی نمایاں ہے۔
خُدا چاہتا تو
—تمہاری نجات کو بعض اعمال کی شرط پر رکھتا
مگر اُس نے ایسا نہ کیا؛
اُسے یہ پسند آیا
کہ نجات
ہر اُس جان کو بخشے
جو یسوع مسیح پر ایمان لائے۔
اپنی خودمختاری میں
اُس نے یہ طے کیا
کہ ایمان
نجات کی نعمت پانے کا ذریعہ ہو۔

، اُس نے اپنی خودمختار قدرت سے چاہا تو ہزار ہا برکات کو راہِ رحمت مقرر کر سکتا تھا
لیکن اُس نے فقط دو باتیں ٹھہرائیں۔
فرماتا ہے: ”توبہ کرو“؛

اور دوسرے مقام پر: ”خُداوند یسوع مسیح پر ایمان لاؤ“۔
نجات کا علم اگر وہ چاہتا، تو انسان کی عام عقل کی دسترس سے ایسا دُور رکھتا
، کہ تمام برٹش میوزیم کے کتب خانے اُس کے نوشتوں کو سمو نہ سکتے
اور ساری عمر اُس علمِ عالی کے ابتدائی اصول سیکھنے میں کم پڑ جاتی۔

لیکن اُس نے اسے ان سادہ جملوں میں رکھ دیا
جو ایمان لائے اور بپتسمہ پائے وہ نجات پائے گا؛“
اور جو ایمان نہ لائے وہ مجرم ٹھہرایا جائے گا۔“
دیکھو، یہاں اُس کی خودمختاری بھی ہے اور اُس کی نیکی بھی۔
، شکر کرو خُدا کا کہ اُس نے نجات کا منصوبہ اتنا سادہ ٹھہرایا

اور اُس کی اُن وعدوں پر بھی اُس کی حمد کرو
جو اُس نے فرمائے۔

اِسنو اے گنہگار
اِس نے فرمایا: ”اے محنت اُٹھانے والو اور بوجھ سے دبے ہوئے لوگو
میرے پاس آؤ؛
میں تمہیں آرام دوں گا۔“
اُس نے فرمایا: ”شریر اپنی راہ کو چھوڑ دے
،اور ناراستی والا اپنے خیالوں کو
اور خُداوند کی طرف رجوع کرے
تو وہ اُس پر رحم کرے گا۔“
وہ چاہتا تو انجیل کو فقط بڑے اور زبردست لوگوں تک محدود رکھتا
لیکن اُس نے اُسے غریبوں تک آزادانہ پہنچایا۔
اُس نے اُس کا پیغام حلیموں کے لیے روانہ کیا
بلکہ اُس نے خاص نشان لگایا
کہ اُس نے ہر شکستہ اور خاشع دل کے لیے
،جو اُس کے کلام سے کانپتا ہے
نجات تیار کی ہے۔

تُو کیسے اُس کی خودمختاری سے بیزار ہو سکتا ہے
،خواہ وہ کتنی ہی مطلق کیوں نہ ہو
جب وہ اتنی نرم، اتنی محبت بھری، اتنی رحمت سے لبریز ہے؟
اُس کے عصا کے خلاف بغاوت نہ کر؛
بلکہ اُس بیٹے کو بوسہ دے
تاکہ وہ غضبناک نہ ہو
اور تُو راہ میں ہلاک نہ ہو۔
اُس کے میخوں سے چھیدے ہوئے پاؤں پر گر
اور اُس معافی کی درخواست کر
جو اُس کے زخموں اور موت نے خریدی۔

اُس کے صلیب پر آ
اور اپنا توکل اُس کی مصیبت پر لگا
جس نے سب ایمانداروں کے گناہ کا کفارہ دیا۔
—اُس کے جی اُٹھنے میں
جس نے اُن سب کے لیے حیات کو ثابت کیا
—جو اُس پر ایمان لاتے ہیں
—اور اُس کی شفاعت میں
جو اُن سب کی نجات کی ضامن ہے
—جو اُس کے وسیلہ سے خُدا کے پاس آتے ہیں
نجات بلکہ انتہا تک کی نجات پاتا ہے۔

اِہ! دیکھ اُسے
اگر وہ چاہتا تو انجیل تجھ تک پہنچنے نہ دیتا؛
اگر اُس کا ارادہ ہوتا تو انجیل میں
ایسے شرطیں اور قیدیں لگا دیتا
جو اُس کو قبول کرنا دشوار بنا دیتیں؛
یا وہ چاہتا تو تجھ سے اُس کی سماعت روک لیتا
اگرچہ اُس نے دوسروں کو وہ بے بیان نعمت دی۔
پس، اب تیرا کیا شکر نہ ہونا چاہیے
جب اُس نے اپنی خوشخبری کا قاصد
،تیرے پاس روانہ کیا

یہ معافی کا فرمان لے کر
میرے اکلوتے پر توکل کر
جس نے صلیب پر جان دی
— تو میں تجھے معاف کروں گا
”ابھی معاف کروں گا۔“

اگرچہ تیرے گناہ لال رنگ کی مانند ہوں
تو بھی وہ اون کی مانند سفید ہوں گے؛
اگرچہ وہ قرمزی کی مانند سُرخ ہوں
”تو برف کی مانند ہوجائیں گے۔“

،آہ! اب جھک جا
ابھی جھک جا۔
میرا خُدا کرے
— کہ اُس کا مبارک روح میرے ان کلاموں کے ساتھ آئے
— جو میری آرزو ہے کہ وہ اپنی اصلی حالت سے کہیں زیادہ زندہ اور تاثیر سے بھرے ہوں
اور اُس کا ابدی روح انہیں قوت اور تاثیر سے آراستہ کرے
،تاکہ وہ تیری ضمیر کو ملزم کرے
،تیرا دل بدل دے
،تیری روح کو نیا کرے
اور تجھے اُس لانتہا دل کے حضور جھکائے
جو بے پایاں نیک ہے
اور پھر بھی مطلق حاکم ہے۔

پھر تُو کہہ سکے گا
”اے عظیم خُدا“
میں تجھے بادشاہ مانتا ہوں۔
میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں
کیونکہ تُو رحمت والا خُدا ہے۔
میں تیری عبادت کرتا ہوں
کیونکہ تُو اگر چاہتا تو مجھے رد کر دیتا۔
میں تیرے قدموں میں جھکتا ہوں
اور تیری مناجات کرتا ہوں
— کہ تُو مجھے قبول فرما
،میری کسی خوبی کے سبب سے نہیں
،کیونکہ مجھ میں کچھ بھی خوبی نہیں
بلکہ اپنی رحمت کے واسطے۔
آہ! مسیح کی خاطر
”مجھ پر ترس کھا۔“

!وہ تیری سنے گا، اے گنہگار
— ایک سلامتی کا جواب تجھے دیا جائے گا
ابھی دیا جائے گا۔

اس سب کا عملی انجام چند جملوں میں یوں خلاصہ ہوتا ہے
!اے نجات نہ پانے والے گنہگار
تُو خُدا کے ہاتھ میں ہے
کہ وہ تیرے ساتھ جو چاہے کرے۔
وہ تجھے ہلاک کر سکتا ہے؛
وہ تجھے بچا سکتا ہے۔
تنتلی انسان کی انگلی تلے جتنی کمزور ہے

تُو اُس خُدا کی انگلی تلے اُس سے بھی زیادہ بے کس ہے۔
پس خود پر گھمنڈ نہ کر۔
اُس کے سامنے جھک جا
جس کی قدرت تجھے روند سکتی ہے
یا تجھے سنبھال سکتی ہے۔

لیکن جان لے
کہ جس کے ہاتھوں میں تُو ہے
وہ لانتہا نیک اور رحیم ہے۔
پس اُس سے رحم مانگ۔
ہر حالت میں امید کو دل میں بسائے رکھ
بلاک کرنے والی ناامیدی کو
اپنے اوپر سایہ نہ کرنے دے
،کہ وہ تیرے سارے حوصلے سلب کر لے
،تیرے آنسو روک لے
اور تجھے دعا میں خُدا کے فریب جانے سے باز رکھے۔
وہ جتنا باوقار اور خودمختار ہے
اتنا ہی شفیق اور مہربان ہے۔
جب تُو اُس کے ہاتھ میں ہے
تو اچھے ہاتھ میں ہے۔

اُس کی مرضی کے خلاف نہ جا۔
اُس کے احکام پر نالاں نہ ہو۔
اُس کی نرم دلی پر بھروسا کر۔
اُس کے گھر کی عدالتوں میں حاضر ہو۔
اُس کے کرسی فضل پر گر۔
اُس کے فیاض ناموں سے اُسے سجدہ کر۔
اُس کی محبت میں پناہ ڈھونڈ۔
—انجیل پر توجہ دے
اس پر پورے دل سے ایمان لا۔

،پھر جلد ہی تیرے اندر خاموش سوچیں
،واضح دلیلیں
مضبوط حجتیں پیدا ہوں گی
جو تیرے خوف کو بھگا دیں گی
اور تیری امید کو پرورش دیں گی۔

خُدا کو یہ لازم نہ تھا کہ اپنا بیٹا دنیا میں بھیجتا کہ دُکھ اُٹھائے اور جان دے۔
یہ اُس کی طرف سے محض بے مُعاوضہ فضل تھا۔
،یہ کہ تُو اس عظیم فدیہ میں حصے دار ہو
اُس کی عدالت سے تو یہ برگز نتیجہ نہ نکالا جا سکتا تھا۔
یہ محض اُس کے فضل کی طرف منسوب ہے۔
،لیکن اگر تُو اُس پر ایمان لائے
تو یہ فدیہ تیرا ہے۔
تیرے اُس پر ایمان رکھنے سے
یہ ظاہر ہوتا ہے
کہ اُس کی نظر عنایت تجھ پر ہے۔

اگر تُو اس سادہ حقیقت پر بھروسا کرے
،کہ مسیح نے تیرے لیے جان دی
تو تیرا ایمان

تیرے امیدوار ہونے کی حقیقت کی اصل مٹھائی ہے
 اور یہ تیری خاص نجات کا ثبوت ٹھہرے گا۔
 اُس کا خون تیرے گناہوں کی معافی کے لیے بہایا گیا۔
 کیونکہ اُس نے اپنی جان موت میں اُنڈیلی
 اسی لیے تیری جان کو حیاتِ ابدی عطا کی گئی۔
 تیرا مسیح پر بھروسا کرنا
 مجھے اِس بات کا جواز بخشتا ہے
 کہ میں تجھے اُس کی نجات کے
 تمام حقوق اور تمام نعمتوں میں شریک مانوں۔

خُدا کی یہ خودمختار نیکی
 تم میں سے اُن سب کے لیے
 جو بڑے گناہ گار رہے ہیں
 بڑی تسلی کا باعث ہونی چاہیے۔
 کیونکہ جہاں تیری طرف سے کوئی قابلیت نہیں
 کہ کسی خوبی کا سپہرا اپنے سر باندھ سکے
 وہاں اُس کی طرف سے یہ خالص مسرت ہے
 کہ اُس کا فضل اپنے حق کو جتائے۔
 اگر وہ جسے چاہے اُسے نجات دے سکتا ہے
 تو وہ شاید
 تجھے جو سب سے زیادہ خستہ حال ہے
 اتنی ہی رغبت سے بچانا چاہے
 جتنی رغبت سے انہیں بچاتا ہے
 جو انسانوں میں سب سے زیادہ پارسا سمجھے گئے۔

کیا تُو اس گھڑی اپنے گناہوں پر دل سے توبہ کرتا ہے؟
 خُدا نے اپنی رحمت کے وعدے کو
 ان پر محدود نہیں کیا
 جو فقط تھوڑا گناہ کر بیٹھے
 بلکہ اُسے تو عادت ہے
 کہ بڑے سے بڑے گناہ گاروں کو
 اپنی عظیم رحمت کا ہدف بنائے۔
 یہ ہمارے حق میں بہت بھلا ہے
 کہ فضلِ خودمختار طور پر تقسیم کیا جاتا ہے۔
 یہ کہیں بہتر ہے
 کہ ہم اُس کی خوشنودی پر نظر کریں
 بنسبت اس کے
 کہ ہم اپنی مرضی کی جھوٹی اُمیدوں میں لگے رہیں۔
 اُس کے لوگوں کے لیے جو بھاری برکتیں اُس نے جمع کر رکھی ہیں
 اُن کی بھیک مانگنا
 اس سے بدرجہا بہتر ہے
 کہ ہم اپنی راستی کا جال بُنیں
 جو محض بے قیمت، بے روح اور بے ثمر ہو۔

چونکہ وہ اپنی مرضی سے کام کرتا ہے
 اُس کی مرضی یہ بھی ہو سکتی ہے
 کہ وہ تجھے وہ سب کچھ دے
 جس کے لیے تُو اُس سے مانگنے کا مشتاق ہے۔
 نہیں بلکہ
 اگر وہ اس وقت تیرے دل کو
 قبول کرنے کے لیے ابھارتا ہے

کہ مسیح کے ڈکھوں کے ثمر کو اُس کے ہاتھ سے لے لے
 تو یقین کر
 وہ یہ دینے کی خواہش بھی رکھتا ہے۔
 کبھی کوئی جان خُدا کی خواہشمند نہ ہوئی
 مگر یہ کہ خُدا نے پہلے اُس جان کی آرزو کی ہو۔
 جب کوئی جان نجات کے لیے تڑپتی ہے
 کہ یسوع مسیح کے ذریعے اُسے حاصل کرے
 جب وہ اُس فضل کی آرزو کرتی ہے
 جو دوسروں کو نصیب ہوئی
 اور اپنے لیے بھی اُسی فضل کو مانگتی ہے
 تو اُس کی یہ بھوک اور پیاس
 خُدا کی طرف سے ہی پیدا کی گئی ہے
 اور خُدا کی طرف سے ہی پوری بھی کی جائے گی۔
 کیونکہ مبارک ہیں وہ
 جو راستبازی کی بھوک اور پیاس رکھتے ہیں
 وہ اُسودہ کیے جائیں گے۔

آہ! آ جا
 آ جا اور خوش آمدید۔
 میں اور کیا کہوں
 کیا اس سے بہتر کچھ ہو سکتا ہے
 کہ میں پھر سے وہ نقرئی گھنٹی بجاؤں
 جو اس معبد میں کئی بار
 صاف اور بلند گونجتی رہی ہے؟
 اس کی پاک نغمگی اور مسحور کن تاثیر
 اب تک باقی ہے

کلوری کی چوٹی سے ”
 جہاں منجی نے جان دینا پسند کیا
 کیسے وجد انگیز نغمے سنتا ہوں
 جو میرے مسرور کانوں میں گونجتے ہیں
 محبت کا فدیہ پورا ہوا۔
 “آ اور خوش آمدید، اے گنہگار، آ۔

آ، میں تجھ سے منت کرتا ہوں
 اُس کی رحمت کے واسطے۔
 آمین۔

یسعیاہ 16:45-16

آیت 4.1

خُداوند یوں فرماتا ہے اپنے ممسوح کورش سے، جس کا دینا ہاتھ میں نے تھاما ہے تاکہ قوموں کو اُس کے سامنے مغلوب کروں،
 اور بادشاہوں کی کمر کھول دوں؛ میں اُس کے آگے دہری کواڑیں کھول دوں گا اور پھاٹک بند نہ ہوں گے۔
 میں تیرے آگے آگے چلوں گا اور اونچی جگہوں کو ہموار کروں گا؛ پینل کے دروازے توڑ ڈالوں گا اور لوہے کی چولیں کاٹ
 ڈالوں گا۔

اور میں تجھے اندھیرے کے خزانے، اور پوشیدہ جگہوں کے چھپے ہوئے مال بخشوں گا، تاکہ تُو جانے کہ میں خُداوند ہوں، جو
 تجھے تیرے نام سے بلاتا ہوں، اسرائیل کا خُدا۔

یعقوب اپنے بندہ کی خاطر، اور اسرائیل اپنے برگزیدہ کی خاطر، میں نے تجھے تیرے نام سے بلایا ہے؛ میں نے تجھے لقب دیا،
 حالانکہ تُو مجھے نہ جانتا تھا۔

یہ پیشگوئی، کورش کے پیدا ہونے سے بہت پہلے، حضرت یسعیاہ نبی کے قلم سے لکھی گئی، اور جب کورش نے اپنے ہی نام کو الہامی کلام میں پایا، تو بے شک اُس کے دل پر ایک پُربیت یقین کی بجلی سی گری ہوگی۔ اُس کی فتوحات، اُس کے دشمنوں کی مغلوبی، اور پینل کے پھاٹکوں کا ٹکڑے ٹکڑے ہونا سب اُسی قادر مطلق کی معرفت تھا، جس کے لیے زمانہ حال، ماضی اور مستقبل سب ایک ہی ابدی لمحہ ہے۔

آیت 5-

میں ہی خُداوند ہوں، اور کوئی دوسرا نہیں؛ میرے سوا کوئی خُدا نہیں؛ میں نے تجھے باندھا، حالانکہ تُو مجھے نہ جانتا تھا۔

یہ ایک نہایت عجیب مضمون ہے—خُدا کی وہ غیبی تدبیر جو وہ اُن بادشاہوں اور فرمانرواؤں پر بھی کرتا ہے جو اُسے جانتے تک نہیں۔ کورش کو خُدا نے اُٹھایا کہ اپنی قوم کو رہائی دے۔ وہ جانتا نہ تھا، مگر وہ خُدا کے ہاتھ میں ایک آلہ بن گیا۔

آیات 6-7-

تاکہ مشرق سے لے کر مغرب تک سب جان لیں کہ میرے سوا کوئی نہیں۔ میں خُداوند ہوں اور کوئی دوسرا نہیں۔ میں نور کو بناتا ہوں اور تاریکی کو پیدا کرتا ہوں؛ میں سلامتی بخشتا ہوں اور بلا کو بھی لاتا ہوں؛ میں، خُداوند، یہ سب کرتا ہوں۔

یہ کلام اُس فارسی غلط فہمی کی تصحیح کے لیے ہے، جس میں کورش مبتلا تھا—کہ روشنی اور تاریکی کے جدا جدا معبود ہیں۔ "مگر یہواہ فرماتا ہے، "میں ہی خُدا ہوں، اور میرے سوا کوئی نہیں

آیات 8-9-

اے افلاک! اوپر سے قطرہ قطرہ برسو، اور آسمان راستبازی کو برسائیں؛ زمین کھل جائے، اور نجات پھوٹ نکلے، اور راستبازی بھی اُس کے ساتھ نمو پائے؛ میں خُداوند نے یہ پیدا کیا ہے۔ افسوس اُس پر جو اپنے خالق سے جھگڑتا ہے

ایسے ہی لوگ آج کے زمانے میں بھی پائے جاتے ہیں—زبان دراز، جو قادر مطلق کو عدالت کے کٹہرے میں کھڑا کرنا چاہتے ہیں!

آیت ۹ (مزید)

مٹی کا ٹکڑا مٹی ہی کے ٹکڑوں سے جھگڑے،
پر خالق سے کون جھگڑنے کی جسارت کرے؟

آیات 9-10-

"کیا مٹی اپنے بنانے والے سے کہے، "تو کیا بنا رہا ہے؟
"یا کوئی کام کہے، "اس کے ہاتھ کہاں ہیں؟
"افسوس اُس پر جو اپنے باپ سے کہے، "تو نے کیا جنا؟
"یا عورت سے، "تو نے کیا جنی؟

خُدا سے جھگڑنا محض حماقت اور گستاخی ہے، اور یہ بغاوت ہلاکت پر منتج ہوتی ہے، کیونکہ وہ خُداوند سب کا خُداوند ہے۔

آیات 11-13-

یوں فرماتا ہے خُداوند، اسرائیل کا قُدوس، اور اُس کا خالق،
"میرے بیٹوں کی بابت مجھ سے سوال کرو"
اور میرے ہاتھوں کے کاموں کے بابت مجھے حکم دو۔
میں ہی نے زمین کو بنایا، اور انسان کو اُس پر خلق کیا؛
میں ہی نے آسمانوں کو اپنے ہاتھوں سے پھیلایا
اور اُن کے سارے لشکر کو حکم دیا۔
میں نے اُسے—یعنی کورش کو—راستبازی میں اُٹھایا
اور میں ہی اُس کی سب راہوں کو ہموار کروں گا؛
—وہ میرا شہر بنائے گا اور میرے اسیران کو رہائی دے گا
نہ قیمت پر، نہ رشوت پر، خُداوند ربُّ الافواج فرماتا ہے۔

آیت 14۔

ہوں فرماتا ہے خُداوند
"مصر کی محنت، اور گوش کی تجارت"
اور سبا کے قداور لوگ تیرے پاس آئیں گے؛
وہ تیرے ہی ہوں گے
"زنجیروں میں بندھے ہوئے تیرے پیچھے آئیں گے
تیرے حضور جھکیں گے
تجھ سے مناجات کریں گے، اور کہیں گے
یقیناً خُدا تیرے ساتھ ہے
اور کوئی دوسرا نہیں
"کوئی اور خُدا نہیں۔"

یہ دن ابھی نہیں آیا
مگر ضرور آئے گا
جب سب قومیں بتوں کو چھوڑ دیں گی
اور اُس واحد و ازلی، نادیدہ اور قادر خُدا پر ایمان لائیں گی۔

آیت 15۔

بیشک تُو ایک ایسا خُدا ہے
جو اپنے آپ کو چھپاتا ہے
اے اسرائیل کے خُدا
!اے نجات دہندہ

قرونوں سے انسان نے اپنے خالق کو فراموش کیا
یا اُس کی توبین کی
اور خُدا نے اپنی بے نہایت تحمل اور صبر کے ساتھ
سب کچھ برداشت کیا۔

آیت 16۔

وہ سب شرمندہ اور رسوا ہوں گے؛
وہ سب کے سب شرمندگی میں پڑیں گے
جو بتوں کے بنانے والے ہیں۔

—خُدا کی بادشاہی میں بت پرستی کی کوئی جگہ نہیں
جو اُس کے سوا کسی کو معبود ٹھہراتے ہیں
وہ ندامت اور پشیمانی کی تاریکی میں جا گریں گے۔